

از عدالت عظمیٰ

7 S.C.R.

سپریم کورٹ رپورٹ

447

24 مارچ 1964

کمشنر آف انکم ٹیکس، پنجاب جموں و کشمیر، ہماچل پردیش اور پٹیالہ

بنام

پنجاب ڈسٹریکٹ انڈسٹریز لمیٹڈ

[اے۔ کے۔ سارکر، ایم۔ ہدایت اللہ اور جے۔ سی۔ شاہ، جسٹسز۔]

انکم ٹیکس۔ ڈسٹریکٹ جو بوتلوں کی واپسی پر واپسی کے قابل ڈپازٹ لے رہا ہے۔ رقم واپسی کے بعد جمع کا بقایا، اگر تجارتی رسید ہے۔ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 111)، سیکشن 10۔

ٹیکس دہندہ، جو ملکی شراب کا ڈسٹریکٹ تھا، لائسنس یافتہ ہول سیلرز کو شراب فروخت کرنے کا کاروبار کرتا تھا۔ ٹیکس دہندہ نے سال 1945 سے اپنے گاہکوں سے شراب کی قیمت اور ان بوتلوں کے علاوہ جمع کرنا شروع کر دیا جن میں شراب فروخت کی گئی تھی، ایک اضافی چارج جسے "خالی بوتلیں ریٹرن سیکورٹی ڈپازٹ" کہا جاتا ہے۔ "کسی بھی ایک لین دین کے سلسلے میں اس کھاتے پر جمع کی گئی پوری رقم اس کے ذریعے ڈھکی ہوئی 90 فیصد بوتلوں کی واپسی پر مکمل طور پر واپس کر دی جائے گی۔ اس عدالت کے سامنے غور کے لیے سوال یہ تھا کہ آیا چارج "سیکیورٹی ڈپازٹ" انکم ٹیکس کے قابل تجارتی رسید کے مترادف ہے۔

منعقد: ٹیکس دہندہ کو ادا کی جانے والی اور سیکورٹی ڈپازٹ کے طور پر بیان کی جانے والی رقم تجارتی رسیدیں تھیں اور اس لیے ٹیکس دہندہ کی آمدنی ٹیکس کے قابل تھی۔ یہ رقم بوتلوں میں

شراب کی فروخت کے تجارتی لین دین کے ایک لازمی حصے کے طور پر ادا کی جاتی تھیں اور بوتلوں کے لیے وصول کی جانے والی اضافی قیمت کی نمائندگی کرتی تھیں۔ وہ حفاظتی ذخائر نہیں تھے کیونکہ محفوظ کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا، بوتلوں کی واپسی کا کوئی حق نہیں تھا۔ ان اپیلوں کا احاطہ پنجاب ڈسٹریکٹ انڈسٹریل میٹڈ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس میں اس عدالت کے فیصلے میں کیا گیا ہے۔

پنجاب ڈسٹریکٹ انڈسٹریل میٹڈ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس [1959] 1 Supp. ایس۔ سی۔ آر۔ 693 نے انحصار کیا،

ڈیوس بمقابلہ شیل کمپنی آف چائنا لمیٹڈ (1951) 32 ٹی سی 133 اور کے ایم ایس لکشمینیر اینڈ سنز بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس اور اضافی منافع ٹیکس، مدراس [1953] ایس سی آر 1057، ممتاز۔

شہری اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1963 کی سول اپیل نمبر 107-111-1960 کے انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 14 میں پنجاب ہائی کورٹ کے 23 مارچ 1961 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

آرگنٹی آئیر اور آراین سٹی، اپیل کنندہ کی طرف سے (تمام اپیلوں میں)۔

ایس ٹی دیسائی، آر کے گوبا، بی پی سنگھ اور نونیت لال، مدعا علیہ کے لیے (تمام اپیلوں میں)۔

24 مارچ 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سارکر، جے۔۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ اپیلیں پنجاب ڈسٹریکٹ انڈسٹریل میٹڈ بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس (1) میں اس عدالت کے فیصلے کا احاطہ کرتی ہیں اور ہائی کورٹ کے خیال میں غلطی تھی کہ اس فیصلے کا تناسب فیصلہ ان پر لاگو نہیں تھا۔ پہلے کا معاملہ اسی ٹیکس دہندہ کی تشخیص سے پیدا ہوا تھا لیکن اس کا تعلق 1947-48 اور 1948-49 سالوں سے تھا جبکہ موجودہ اپیلیں 1946-47،

1949-50، 1950-51، اور 1951-52 سالوں سے متعلق ہیں۔ ٹیکس دہندہ کی اکاؤنٹنگ کی مدت ایک سال میں یکم دسمبر سے اگلے سال کے 30 نومبر تک تھی۔ دونوں صورتوں میں تخمینے انکم ٹیکس، اضافی منافع ٹیکس اور کاروباری منافع ٹیکس کے لیے تھے۔ تاہم، ان تمام ٹیکسوں کے حوالے سے غور کرنے کا نقطہ ایک ہی تھا۔

سابقہ مقدمے کے فیصلے میں حقائق کا مکمل بیان پایا جائے گا اور انہیں دوبارہ تفصیل سے بیان کرنا غیر ضروری ہے۔ ٹیکس دہندہ جو ڈسٹلر ملکی شراب کا ڈسٹلر اور بیچنے والا تھا، نے سال 1945 سے اپنے صارفین سے شراب کی قیمت اور ان بوتلوں کے علاوہ جمع کرنا شروع کیا جن میں شراب فروخت کی جاتی تھی، ایک اور چارج جسے "خالی بوتلیں ریٹرن سیکورٹی ڈپازٹ" کہا جاتا ہے۔ یہ چارج ایک مخصوص شرح پر فی بوتل ڈیلیور کیا گیا تھا جو اس کے سائز کے لحاظ سے اس مدت پر منحصر تھا کہ جب بوتلیں ٹیکس دہندہ کو واپس کی جائیں گی تو اسے واپس کیا جائے گا اور یہ کہ کسی بھی ایک لین دین کے سلسلے میں اس اکاؤنٹ میں جمع کی گئی پوری رقم اس کے ذریعے احاطہ کی گئی 90 فیصد بوتلوں کی واپسی پر مکمل طور پر واپس کر دی جائے گی۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ چارج ٹریڈنگ رسید ہے جو ٹیکس کے قابل ہے۔ اس سے پہلے کے معاملے میں اس عدالت نے اسے جائز قرار دیا تھا۔ اس عدالت نے پھر کہا (صفحہ 687)، "تجارت بوتل بند شراب کی فروخت پر مشتمل تھی اور فروخت کے لیے غور بالترتیب کئی رقوم کے ذریعے کیا گیا تھا، جسے شراب کی قیمت، بوتلوں کی قیمت اور سیکورٹی ڈپازٹ کہا جاتا ہے۔ جب تک یہ تمام رقوم ادا نہیں کی جاتی تب تک اپیل کنندہ شراب فروخت نہیں کرتا۔ لہذا وہ رقم جسے سیکورٹی ڈپازٹ کہا جاتا تھا دراصل فروخت کے لیے غور کا ایک حصہ تھا اور اس لیے جو کچھ فروخت کیا گیا تھا اس کی قیمت کا حصہ تھا۔"

زیر غور سالوں کے سلسلے میں انکم ٹیکس افسر نے ان الزامات پر ٹیکس لگایا اور اپیل پر اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے خیال کی تصدیق کی۔ تاہم، مزید اپیل پر، انکم ٹیکس ٹریبونل نے نیچے دیے گئے حکام کے فیصلوں کو الٹ دیا اور فیصلہ دیا کہ یہ چارج قرض تھے نہ کہ تجارتی رسیدیں۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ سب مذکورہ بالا سابقہ فیصلہ سنائے جانے سے پہلے ہوا تھا۔ ٹریبونل کے فیصلے کے بعد، انکم ٹیکس کمشنر نے پنجاب ہائی کورٹ سے درج ذیل سوال کا حوالہ حاصل کیا:

"آیا معاملے کے حقائق اور حالات کے مطابق ٹیکس دہندہ کمپنی کی طرف سے اپنے کھاتوں میں 'خالی بوتل ریٹرن سکیورٹی ڈپازٹس' کے طور پر بیان کردہ وصولی انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 کے تحت قابل تشخیص آمدنی تھی۔"

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے پہلے کا مقدمہ بھی ایک ہی سوال سے متعلق تھا اور اس کا جواب ہائی کورٹ اور اس عدالت دونوں نے ہاں میں دیا تھا۔

اگر پہلے والے مقدمے کے فیصلے میں موجودہ اپیلوں کا احاطہ کیا گیا ہے، تو جس سوال کا حوالہ دیا گیا ہے، اس کا جواب یقیناً ہاں میں دینا ہوگا۔ تاہم، ہائی کورٹ نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ پنجاب ایکسائز ایکٹ، 1914 کے تحت بنائے گئے قواعد میں ترمیم کے نتیجے میں جو یکم اپریل 1948 سے نافذ ہوا، اس تاریخ کے بعد جمع کیے گئے چارجز اس فیصلے کے تحت نہیں آتے۔ اس نے مؤقف اختیار کیا کہ ترمیم شدہ اصول نے ہمارے فیصلے کے تناسب کے فیصلے کو اس تاریخ کے بعد جمع کیے گئے الزامات پر لاگو نہیں کیا۔ جس قاعدے کا حوالہ دیا گیا ہے وہ قاعدہ 40(14)(f) ہے اور اس کا متعلقہ حصہ جس پر ہائی کورٹ نے اپنے نقطہ نظر کی بنیاد رکھی ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:-

(v) لائسنس یافتہ کے لیے یہ لازمی ہے کہ وہ لائسنس یافتہ ڈسٹرکٹ کی طرف سے اسے جاری کی گئی بوتلوں میں سے کم از کم 90 فیصد واپس کرے۔

(vi) لائسنس یافتہ ڈسٹرکٹ، جاری کرنے کے وقت، اپنی طرف سے جاری کردہ بوتلوں کے 10 فیصد تک بالترتیب تین روپے، دو روپے یا ایک روپے اور آٹھ انا فی درجن کو وارٹ، پنٹ یا نپ بوتلوں کی شرح پر سکیورٹی کا مطالبہ کر سکتا ہے اور سکیورٹی کو ضبط کر سکتا ہے جو 90 فیصد کی حد سے کم ہو۔

حوالہ دیے گئے پہلے قوانین میں جس لائسنس یافتہ کا حوالہ دیا گیا ہے وہ تھوک فروش ہے

جسے ڈسٹلر نے اپنی شراب فروخت کی تھی۔ یہ بہت واضح نہیں ہے کہ "جاری کی گئی بوتلوں میں سے 10 فیصد تک" یا "90 فیصد کی حد سے کم ہونے" کے الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ تاہم، اس معاملے کو آگے بڑھانا ضروری نہیں ہے کیونکہ ہمیں ان الفاظ کے صحیح معنی سے کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ کچھ چارج جسے ڈپازٹ کے طور پر بیان کیا گیا تھا اس مدت پر محسوس کیا گیا تھا کہ اسے کچھ واقعات میں واپس کر دیا جائے گا اور یہ ہمارے مقصد کے لیے کافی ہے کیونکہ واحد سوال یہ ہے کہ آیا یہ چارج تجارتی رسید تھی۔

ہائی کورٹ نے سوچا کہ اس عدالت کا سابقہ فیصلہ تین تحفظات پر مبنی تھا، یعنی (1) متعلقہ چارج حکومت کی منظوری کے بغیر اور مکمل طور پر خود ٹیکس دہندہ کی طرف سے اس کی شراب کی فروخت کے لیے لگائی گئی شرط کے طور پر کیا گیا تھا۔ (2) یہ بوتلوں کی واپسی کے لیے سیکورٹی ڈپازٹ نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کی واپسی کا کوئی حق نہیں تھا اور (3) یہ کہ یہ خود فروخت کے معاہدے کے تحت واپسی کے قابل تھا۔ ہائی کورٹ کے خیال میں اگر یہ حالات نہ ہوتے تو ہمارا فیصلہ مختلف ہوتا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ جب سے ترمیم شدہ قواعد نافذ ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی بھی غور دستیاب نہیں ہے اور اس لیے چارجز کو تجارتی رسیدیں نہیں مانا جاسکتا۔ ہائی کورٹ کے فیصلے کا درج ذیل حوالہ اس کی استدلال کا منصفانہ خلاصہ کرتا ہے:-

"ترمیم شدہ قواعد یکم 1 اپریل 1948 سے نافذ العمل ہوئے۔ مذکورہ بالا قواعد کے مطابق طلب کردہ سیکورٹیز کے لیے وہ تین تحفظات جو سپریم کورٹ کے لارڈ شپ کے ساتھ غالب تھے اور جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے وہ فوری کیس پر لاگو نہیں ہوں گے۔ لہذا، یہ نہیں کہا جاسکتا، جیسا کہ سپریم کورٹ کے لارڈ شپ کے سامنے اپیل میں معاملہ تھا، کہ 'اضافی رقوم حکومت کی منظوری کے بغیر اور مکمل طور پر اپیل کنندہ کی طرف سے خود اس کی شراب کی فروخت کے لیے لگائی گئی شرط کے طور پر لی گئی تھیں'۔ ایک بار پھر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ تھوک فروشوں پر بوتلیں واپس کرنے کی کوئی ذمہ داری نہیں تھی۔ آخر میں، 1948 میں ترمیم شدہ قانونی اصول کے پیش نظر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ڈپازٹ ہر تجارتی لین دین کا حصہ تھا اور تجارتی لین دین سے متعلق معاہدے کی شرائط کے تحت واپسی کے قابل تھا جس کے تحت یہ کیا گیا تھا۔"

یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ اگر ہائی کورٹ اس استدلال میں غلطی پر تھی، تو موجودہ کیس پہلے کے فیصلے سے چلتا ہے۔

ہائی کورٹ کے فاضل ججوں کے حوالے سے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس عدالت کے پہلے فیصلے کو انہوں نے غلط سمجھا ہے۔ یہ فیصلہ ہائی کورٹ کی طرف سے مذکور تین نکات پر مبنی نہیں تھا اور اب ہم یہ دکھانے کے لیے آگے بڑھتے ہیں۔ دونوں مقدمات کے درمیان فرق کا پہلا نقطہ پہلے کے معاملے میں اس مشاہدے پر مبنی تھا کہ اضافی رقم حکومت کی منظوری کے بغیر اور مکمل طور پر اپیل کنندہ کی طرف سے خود اس کی شراب کی فروخت کے لیے لگائی گئی شرط کے طور پر لی گئی تھیں۔ ہائی کورٹ نے بظاہر سوچا کہ اس مشاہدے سے یہ تجویز کیا گیا تھا کہ اگر رقم حکومت کی منظوری کے تحت لی جاتی تو وہ ٹیکس کے قابل نہیں ہوتیں۔ ہم اس بات سے مکمل طور پر متفق نہیں ہیں کہ یہ اس فیصلے کا درست مطالعہ ہے۔ اس مشاہدے میں صرف حقائق کی تشریح شامل تھی اور یہ اس مقصد کے لیے کیا گیا تھا کہ ان رقم کو ٹیکس دہندہ کی طرف سے بوتلوں کی قیمت کے طور پر وصول کی جانے والی دیگر رقم سے ممتاز کیا جائے جس کا ہم نے پہلے حوالہ دیا ہے۔ دوسری رقم حکومت کی طرف سے بنائی گئی اسکیم کے تحت وصول کی گئی تھی اور اسے "ہائی بیک اسکیم" کہا جاتا تھا۔ ہمیں پہلے کے فیصلے میں ایسا کچھ نہیں ملا جس سے یہ ظاہر ہو کہ وہاں جو نتیجہ نکلا وہ اس حقیقت پر مبنی تھا کہ الزام حکومت کی منظوری سے نہیں لگایا گیا تھا۔ یہ کہ کچھ بھی نہیں ہوا کہ آیا کوئی الزام سرکاری اسکیم کے تحت لگایا گیا تھا یا خالصتاً معاہدے کے معاملے کے طور پر، درحقیقت ہمیشہ عام معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح ترمیم شدہ قواعد کے نافذ ہونے سے پہلے ہی، ٹیکس دہندہ مذکورہ بالا "خرید اسکیم" کے تحت جمع کر رہا تھا جس کی حکومت کی منظوری تھی، اپنے صارفین سے بوتلوں کی قیمت کے طور پر، ایک ایسا معاوضہ جو بوتلوں کی واپسی پر قابل واپسی تھا۔ اب زیر غور چارج 'ہائی بیک اسکیم' کے تحت جمع کردہ چارج سے اضافی چارج ہے اور یہ ہم پہلے کہہ چکے ہیں۔ یہ کبھی بھی تنازعہ میں نہیں رہا، نہ تو پہلے کے معاملے میں اور نہ ہی اب، کہ 'ہائی بیک اسکیم' کے تحت چارج جو حکومت کی منظوری کے تحت وصول کیا گیا تھا وہ قابل ٹیکس آمدنی ہے۔ اس عدالت نے کبھی نہیں کہا تھا، اور نہ ہی اس نے کبھی ٹیکس دہندہ کی طرف سے یہ دعویٰ کیا تھا کہ اگر کوئی وصولی حکومت کی منظوری سے کی جاتی ہے تو وہ قابل ٹیکس نہیں ہوگی۔ لہذا، ہائی کورٹ کی

طرف سے جو فرق کرنے کی کوشش کی گئی ہے وہ بے بنیاد ہے۔

ہائی کورٹ کی طرف سے دی گئی دوسری بات یہ تھی کہ پہلے کے فیصلے میں یہ مشاہدہ کہ چارج بوتلوں کی واپسی کے لیے ضمانت نہیں ہو سکتا کیونکہ اس طرح کی واپسی کا کوئی حق نہیں تھا، اب لاگو نہیں تھا کیونکہ ترمیم شدہ قوانین کے تحت بوتلوں کی واپسی کا حق تھا۔ ہم بعد میں بیان کی جانے والی وجوہات سے متفق نہیں ہیں، کہ ترمیم شدہ قواعد کے تحت ایسا حق تھا لیکن، ہم فی الحال فرض کریں گے کہ ایسا تھا۔ اب، جس سلسلے میں یہ مشاہدہ کیا گیا تھا وہ دلیل یہ تھی کہ اگر چارجز بوتلوں کی واپسی کو محفوظ بنانے کے لیے جمع کیے گئے تھے، تو وہ تجارتی رسیدیں نہیں تھے۔ مذکورہ مشاہدے کے ذریعے اس عدالت نے اس دلیل کے پہلے حصے پر غور کیا اور کہا کہ یہ مفروضہ کہ الزامات بوتلوں کی واپسی کو محفوظ بنانے کے لیے تھے بے بنیاد تھا کیونکہ اس طرح کی واپسی کا کوئی حق نہیں تھا۔ اگر چارجز سیکورٹی ڈپازٹ کے ذریعے نہیں تھے تو دلیل، یقیناً، ناکام ہونی چاہیے۔ تو یہ ایک جواب تھا جو دلیل کو دیا گیا تھا۔ لیکن یہ عدالت وہیں نہیں رکی اور مجموعی طور پر اس دلیل پر غور کرنے کے لیے آگے بڑھی، یعنی، اگر چارجز سیکورٹی ڈپازٹ تھے، تو وہ تجارتی رسیدیں نہیں تھیں۔

اب، یہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر چارجز سیکورٹی ڈپازٹ تھے تو وہ تجارتی رسیدیں نہیں تھیں، یہ دو ایسے معاملات میں پایا جاتا ہے جن پر دلیل مبنی تھی۔ پہلا معاملہ ڈیوس بمقابلہ شیل کمپنی آف چائنا لمیٹڈ (1) کا تھا۔ اس صورت میں کمپنی نے اپنا پروڈکٹ کچھ ایجنٹوں کو فروخت اور فروخت کی آمدنی کی ادائیگی کے لیے پہنچایا تھا۔ کمپنی نے ہر ایجنٹ سے رقم بطور ڈپازٹ لی تاکہ فروخت کی آمدنی کے حساب میں اس کی طرف سے ڈیفالٹ کے خطرے سے خود کو محفوظ رکھا جاسکے۔ اس کا مشاہدہ جیکسنز ایل جے نے کیا تھا۔

"مسٹر گرانٹ نے ایجنٹوں کے ذخائر کو کمپنی کے تجارتی ڈھانچے کا حصہ قرار دیا، تجارتی رسیدیں نہیں بلکہ تجارتی رسیدوں کے مرحلے سے پہلے، اور میرے خیال میں یہ ان کی منصفانہ وضاحت ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان ایجنٹوں میں سے کسی ایک کو ڈپازٹ کرنے کے بعد، ڈپازٹ کے سلسلے میں کمپنی کے تجارتی قرض دہندہ کے طور پر بیان کرنا زبان کا غلط استعمال ہوگا، نہ کہ اس کی

تجارت کے دوران اس کی طرف سے فراہم کردہ کسی سامان یا خدمات کی وجہ سے، بلکہ صرف اس حقیقت کی وجہ سے کہ اسے کمپنی کا ایجنٹ مقرر کیا گیا ہے تاکہ وہ اس کی طرف سے تجارت کرے، اور اس کی تقرری کی شرط کے طور پر کمپنی کے ساتھ جمع کیا گیا ہے یا دوسرے الفاظ میں، کمپنی کو اس کے مقررہ ڈپازٹ کی رقم ادھار دی گئی ہے۔"

یہ اس قسم کی سیکورٹی ڈپازٹ تھی جسے مسٹر شاستری نے پچھلے موقع پر ٹیکس دہندہ کی طرف سے پیش ہوتے ہوئے کہا تھا کہ "خالی بوتلیں ریٹرن سیکورٹی ڈپازٹ" تھیں۔ لہذا، یہ دعویٰ کرنے میں کہ ذخائر سیکورٹی ذخائر تھے، اصل نقطہ یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ تجارتی لین دین کا بالکل بھی حصہ نہیں تھے بلکہ تجارتی لین دین سے پہلے کے مرحلے سے متعلق تھے۔ اس دلیل کو مسترد کر دیا گیا اور یہ قرار دیا گیا کہ "خالی بوتلیں ریٹرن سیکورٹی ڈپازٹس" شیل کمپنی کیس میں زیر غور ڈپازٹس کی قسم نہیں تھیں۔

دوسرا کیس جس پر مسٹر شاستری نے اس وقت انحصار کیا وہ تھا کہ ایم ایس لکشمینیر اینڈ سنز بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس اینڈ ایکسس پرافٹ ٹیکس مدراس (1)۔ یہ معاملہ تین تجارتی انتظامات سے متعلق تھا۔ مسٹر شاستری نے دعویٰ کیا کہ "خالی بوتلیں ریٹرن سیکورٹی ڈپازٹس" اس قسم کے ڈپازٹس تھے جن سے اس معاملے میں زیر غور تیسرے انتظام میں نمٹا گیا تھا لیکن یہ دلیل بھی ناکام رہی۔ تیسرے انتظام کے تحت، تاجر نے اپنے ساتھ تجارتی لین دین کے متوقع سلسلے کے آغاز پر اپنے جزو سے ایک ڈپازٹ لیا اور اسے اس وقت تک رکھا جب تک کہ کاروباری تعلق ختم نہ ہو جائے جس کے بعد تجارتی لین دین پر جزو سے واجب الادا کسی بھی رقم میں سے کٹوتی کے بعد 3 فیصد سالانہ سود کے ساتھ جزو کو ڈپازٹ واپس کیا گیا۔ افہام و تفہیم یہ تھی کہ کاروباری تعلق کے جاری رہنے کے دوران تاجر سے کی گئی ہر خریداری کے لیے جزو ادا کی گئی کرے گا اور صرف وہیں جہاں وہ ادا کی گئی کرنے میں ناکام رہا کہ واجب الادا رقم جمع سے کٹوتی کے قابل ہو گئی۔ اس ڈپازٹ کو اس عدالت نے ان وجوہات کی بنا پر قرض قرار دیا تھا: "گا ہک کی طرف سے جمع کی گئی رقم کا فارورڈ کنٹریکٹ کے تحت سامان کی ڈیلیوری کے لیے مقرر کردہ قیمت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ یا تو قسط میں یا دوسری صورت میں۔ اس طرح کی قیمت گا ہک کو ہر معاہدے کے سلسلے میں ڈیلیوری کے خلاف مکمل طور پر ادا کرنی تھی۔ یہ صرف اپیل گزاروں کے ساتھ 'کاروباری تعلق' کے اختتام پر تھا کہ گا ہک کو تاہی..... لین دین سے پیدا ہونے والی کسی بھی

ممکنہ ذمہ داری کے لیے ایڈجسٹمنٹ کی جانی تھی اس طرح قرض کے معاہدے کے تمام ضروری عناصر تھے۔" (پی۔1063)۔

لہذا، ان میں سے کسی بھی معاملے کا تعلق اس سوال سے نہیں تھا کہ آیا سیکورٹی ڈپازٹ اپنی نوعیت سے ایسا تھا کہ وہ تجارتی رسید نہیں ہو سکتا تھا۔ پہلا معاملہ ایک حقیقی سیکورٹی ڈپازٹ سے نمٹا گیا لیکن یہ قرار دیا گیا کہ یہ ڈپازٹ تجارتی رسید اس وجہ سے نہیں تھی کہ یہ سیکورٹی ڈپازٹ تھی بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے وہ ڈھانچہ تشکیل دیا جس کے تحت تجارتی رسیدیں تیار کرنے والے تجارتی لین دین کیے جاتے تھے اور خود کسی تجارتی لین دین سے منسلک نہیں تھا۔ دوسرے معاملے میں رسید کو قرض قرار دیا گیا تھا؛ کہ یہ سیکورٹی ڈپازٹ بھی ہو سکتا ہے یہاں تک کہ اس کا ذکر بھی نہیں کیا گیا تھا۔ اسے تجارتی رسید نہیں سمجھا گیا تھا کیونکہ اس کا تجارتی لین دین سے کوئی تعلق نہیں تھا بلکہ اس کا تعلق تجارتی لین دین سے پہلے کے مرحلے سے تھا۔

لہذا، یہ واضح ہے کہ یہ دلیل کہ چارجز سیکورٹی ڈپازٹ بنتے ہیں، صرف اس مقصد کے لیے پیش کی گئی تھی کہ یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ تجارتی لین دین کا حصہ نہیں تھے۔ سوال یہ نہیں تھا کہ آیا چارجز سیکورٹی ڈپازٹ تھے لیکن کیا وہ تجارتی لین دین کا حصہ تھے یا پچھلے مراحل میں کیے گئے تھے۔ اس عدالت نے فیصلہ کیا کہ وہ تجارتی لین دین کا حصہ تھے اور کسی سابقہ مرحلے سے متعلق نہیں تھے۔ بس اتنا ہی فیصلہ کرنے کے لیے کہا گیا اور فیصلہ کیا گیا۔

کہ اس سے پہلے کے موقع پر یہ عدالت اس سوال سے متعلق نہیں تھی کہ آیا لگائے گئے الزامات سیکورٹی ڈپازٹ تھے یا نہیں، درج ذیل مشاہدات سے ظاہر ہوں گے۔ 690، "مسٹر سنیل یہ بحث کرنے کے لیے تیار تھے کہ اگر یہ رقم بوتلوں کی واپسی کے لیے جمع کی گئی سیکورٹی بھی ہوں، تب بھی وہ تجارتی رسیدیں ہوں گی، کیونکہ وہ تجارتی لین دین کا حصہ تھیں اور بوتلوں کی واپسی اپیل گزار کو اپنی تجارت جاری رکھنے، یعنی ان میں شراب فروخت کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری تھی۔ جیسا کہ ہم نے مؤقف اختیار کیا ہے کہ بوتلوں کی واپسی کے لیے ضمانت کے طور پر رقم ادا نہیں کی گئی تھی، ہم اس تنازعہ پر زور دینا ضروری نہیں سمجھتے۔" لہذا اس عدالت نے یہ فیصلہ نہیں کیا کہ اگر

ذخائر بوتلوں کی واپسی کو محفوظ بنانے کے لیے کیے گئے تھے، تو وہ تجارتی رسید نہیں ہو سکتے۔ ہائی کورٹ نے موجودہ کیس کو پہلے والے کیس سے اس بنیاد پر الگ کرنے میں غلطی کی کہ اس عدالت نے اس وقت ایسا فیصلہ کیا تھا۔

اب ہم اس سوال کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ آیا ترمیم شدہ قوانین کے تحت ڈسٹر میں بوتلوں کی واپسی کا کوئی حق تھا۔ ہمارے خیال میں ایسا نہیں تھا اور اس سلسلے میں دونوں معاملات ایک جیسے ہیں؛ کسی میں بھی چارج درحقیقت سکیورٹی ڈپازٹ نہیں تھا۔ اس نظریے کی وجہ یہ ہے۔ شراب صارفین تک پہنچنے سے پہلے تین فروختوں سے گزری۔ پہلے ڈسٹر نے اسے تھوک فروش کو فروخت کیا پھر تھوک فروش نے خوردہ فروش کو اور آخر میں خوردہ فروش نے صارفین کو فروخت کیا۔ اگر قواعد تھوک فروش پر بوتلیں ڈسٹر کو واپس کرنے کی ذمہ داری عائد کرتے ہیں، تو قواعد خوردہ فروش کے ذریعے تھوک فروش اور خوردہ فروش کے ذریعے خوردہ فروش کو بوتلیں واپس کرنے کا انتظام کریں گے۔ اس طرح کے قواعد کے بغیر تھوک فروش سے بوتلیں ڈسٹر کو واپس کرنے کا مطالبہ کرنا بے کار ہوگا۔ ہمیں ایسی کوئی چیز نہیں دکھائی گئی ہے جس سے تھوک فروش یا خوردہ فروش کو بوتلوں کی واپسی کا حق حاصل ہو۔ واضح طور پر، صارفین ان بوتلوں کو واپس کرنے کے پابند نہیں تھے جن میں انہوں نے شراب خریدی تھی۔ اس قاعدے کی ذیلی شق (v) جس پر ہائی کورٹ خود مبنی تھی، ان بوتلوں کی واپسی کا حوالہ دیتی ہے جن میں شراب فروخت کی جاتی تھی۔ تھوک فروش کے پاس خوردہ فروش سے بوتلوں کی واپسی کا حق نہ ہونے کی صورت میں، اس شق کو تھوک فروش پر بوتلیں واپس کرنے کی ذمہ داری پیدا کرنے کے طور پر پڑھنا ناقابل فہم ہوگا۔ قواعد کے تحت اس کے پاس اس ذمہ داری کو نبھانے کا کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ اس لیے اس اصول کو صرف اس ارادے کے طور پر پڑھا جانا چاہیے کہ اگر تھوک فروش بوتلیں واپس کر سکتا تو اس کی جمع رقم ذیلی شق (vi) کے تحت ضبط کی جاسکتی ہے۔ ایک بار پھر، قوانین میں کوئی ایسا طریقہ کار متعین نہیں کیا گیا ہے جس کے ذریعے ڈسٹر اسے بوتلیں واپس کرنے پر مجبور کر سکے، جو وہ بلاشبہ کرتے اگر اس کا مقصد اسے بوتلوں کی واپسی کا حق دینا ہوتا۔ درحقیقت یہ ظاہر کرنے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے کہ وہ اس طرح کی واپسی حاصل کر سکتا ہے۔ بوتلیں واپس کرنے کی اپنی ذمہ داری کی خلاف ورزی پر تھوک فروش قانون کے تحت سزا کا ذمہ دار ہوگا یا نہیں، اس کا کوئی مقصد نہیں ہے، کیونکہ اب ہم ڈسٹر کے بوتلوں کی واپسی حاصل کرنے کے حق سے متعلق فکر مند

ہیں۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ قواعد کے مطابق تھوک فروش سے بوتلیں ڈسٹرک کو واپس کرنے کی واحد وجہ فروخت کی ایک مدت کے نفاذ کی اجازت دینا تھی جس کی خلاف ورزی پر بوتلوں کے لیے لگائے گئے چارجز واپسی کے قابل نہیں رہیں گے۔

اب ہم ہائی کورٹ کی طرف سے کیے گئے فرق کے آخری نکتے پر آتے ہیں۔ اس سے پہلے کے موقع پر اس عدالت نے کہا تھا کہ جمع کی گئی رقم تجارتی لین دین کے معاہدے کی شرائط کے تحت واپسی کے قابل تھی اور اس لیے یہ ایک تجارتی رسید تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ ہائی کورٹ کے تعلیم یافتہ ججوں کی رائے تھی کہ چونکہ قاعدے میں ترمیم کی گئی تھی، اس لیے اس کے تحت ڈپازٹ کیے جانے تھے اور اس لیے اس کے بعد معاہدے کے تحت یا اس کے ذریعے تشکیل کردہ تجارتی لین دین کے حصے کے طور پر وصول نہیں کیے گئے تھے۔ فاضل ججوں کے بہت احترام کے ساتھ، یہاں کچھ الجھن ظاہر ہوتی ہے۔ حکمرانی اپنی طاقت سے جمع کرنے پر مجبور نہیں کرتی ہے۔ اصول کی شرائط اس بات کو بالکل واضح کرتی ہیں۔ یہ جو کچھ کرتا ہے وہ ایک ڈسٹرک کو ڈپازٹ لینے کے لیے بااختیار بنانا ہے۔ لیکن جمع شدہ اس کے سلسلے میں ایک معاہدے کے تحت لیا جانا چاہیے؛ یہ خود اصول کے تحت نہیں لیا جاتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، قاعدہ جو کچھ کرتا ہے وہ یہ ہے کہ اس میں مذکور شرائط پر جمع کرنا سے متعلق معاہدہ کرنے کی اجازت دی جائے، جس کا مقصد بظاہر بعد میں پیدا ہونے والے اس کے جواز کے بارے میں کسی بھی سوال سے بچنا ہے۔ ہم یہاں اس تجارت کی طرف اشارہ کر سکتے ہیں۔ شراب میں زیادہ تر حکومت کے قواعد و ضوابط کے تحت کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ ذخیر کرنا دراصل ایک معاہدے کے تحت لیا گیا تھا؛ یہ اس سے کم نہیں تھا حالانکہ معاہدہ اسٹیشنری قوانین کے ذریعے مجاز تھا۔ امتیاز کا تیسرا نقطہ جس پر ہائی کورٹ نے بھروسہ کیا، اس لیے وہ بھی بے بنیاد تھا۔ اگر ڈپازٹ بغیر کسی معاہدے کے اور براہ راست قواعد کے تحت اور کسی معاہدے کے ذریعے کیے گئے تجارتی لین دین کے سلسلے میں کیے جاتے تو وہ تجارتی رسیدیں ہوتیں یا نہیں، یہ سوال موجودہ اپیلوں میں پیدا نہیں ہوتا اور اس سوال پر ہم اب کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔

ان وجوہات کی بناء پر ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اپیلیں مکمل طور پر اس عدالت کے پہلے فیصلے کے تحت ہیں اور ہم مثبت میں مذکور سوال کا جواب دیتے ہیں۔ ہمیں یہ بتانا چاہیے کہ ہائی کورٹ کے

مطابق بھی کیم اپریل 1948 سے پہلے "خالی بوتلیں ریٹرن سیکورٹی ڈپازٹ" کے طور پر جمع کی گئی رقم ٹیکس کے قابل تھی۔

اپیلوں کی اجازت ہے اور مدعا علیہ یہاں اور اس سے نیچے اخراجات ادا کرے گا۔

سماعت فیس کے طور پر اخراجات کے ایک سیٹ کی اجازت ہوگی۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔